حضرت یونس علیہ السلام

(مُدیس)

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ہم نے اس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمی پر تبلیغ رسالت کیلئے بھیجا

حضرت یونس علیہ السلام بڑے جلیل القدر پیغمبر ہیں قرآن مجید میں انکو ذالنون کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے جسکی وجہ تسمیہ آئندہ معلوم ہو جائیگی آپ اللہ تعالیٰ کے بڑے عبادت گزار بندے تھے شب و روز تنہائی کے عالم میں اپنے پیدا کرنیوالے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں نینوا بڑا ترقی یافتہ شہر تھا اور جیسا کہ قاعدہ ہے مادی ترقی قوموں اور ملکوں کو ہمیشہ بے دینی کی طرف ہی لیجایا کرتی ہے یہاں کے لوگ بھی اسی طرح کی مصیبتوں اور ہوا پرستی میں مبتلا تھے۔ آپ انہی لوگوں کو راہ راست پر لانے کیلئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ پہلے تو آپ نے اہل نینوا کو بہت کچھ سمجھایا اور راہ راست پر لانے کیلئے جدوجہد کی مگر جب کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو آخر خفا ہو کر بددعا کی اور عذاب الٰہی کے ذریعہ ان کے تباہ و برباد کئے جانیکے خواہشگار ہوئے۔

عجیب و غریب واقعات

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور ذالنون (کے واقعہ) کو بھی یاد کرو جب غصہ میں بھرے ہوئے چلے گئے۔ پس ان کیا گمان ہوا کہ ان پر کوئی قدرت نہ پائیگا پھر اندھیرے کے اندر سے پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے بیشک میں گنہگاروں میں ہوں۔ تو ہم نے اسکی دعا کو قبول کیا اور غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں

پیغمبر کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے عذاب الٰہی کا تیسرا دن وعدہ تھا۔ آپ اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لیکر شہر سے باہر چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ راستے میں ایک دریا تھا وہاں پہنچے تو ایک بیٹے کو کنارے پر چھوڑا دوسرے کو کاندھے پر بٹھایا اور بی بی کو ایک ہاتھ سے سہارا دیتے ہوئے پار ہونے کیلئے بڑھ رہے تھے کہ موجوں نے آ لیا اور پاؤں قابو میں نہ رہ سکا بی بی کا ہاتھ چھوٹ گیا۔ اس کے تھامنے کی طرف متوجہ ہوئے تو لڑکا کاندھے سے پھسل پڑا۔ بی بی اور بچہ دونوں پانی میں بہ گئے اور غم و الم میں مبتلا

افسوس کرتے ہوئے دوسرے لڑکے کو کنارے پر لینے چلے تو دیکھا کہ بھیڑیا اسکو منہ میں ڈالے لئے جا رہا ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کسی دوسرے مقام پر چلے جانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ اسلئے آگے بڑھ کر ایک کشتی میں روانہ ہوئے بیچ دریا میں پہنچکر کشتی بھنور میں پھنس گئی۔ لوگوں نے کہا! اس کشتی میں کسی کا غلام ہے جو اپنے مالک سے بھاگا ہے اور وہ جب تک اس میں رہیگا کشتی بھنور ہی میں پھنسی رہیگی۔ طے پایا کہ قرعہ اندازی کیجائے اور جس کا نام نکلے اسکو غلام سمجھا جائے اور دریا میں ڈال دیا جائے۔ یہ سنکر حضرت یونس علیہ السلام کھڑے ہوگئے اور کہا کہ میں ہی وہ گنہگار بندہ ہوں مجھکو دریا میں ڈال دو سب نے کہا! آپ درویش صفت ہیں ہم آپ کی طرف بدگمانی نہیں کرسکتے۔ بہرحال قرعہ اندازی ہوئی اور ایکمرتبہ نہیں بلکہ تین مرتبہ مگر ہر دفعہ آپ ہی کا نام برآمد ہوا۔ لوگوں نے آپؑ کو دریا میں ڈالدیا اور ایک مچھلی فوراً نگل گئی۔

قولہ تعالیٰ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ اسکو مچھلی نگل گئی اور وہ ملامت میں پڑے ہوئے تھے۔

مچھلی کا شکم بطور قید خانہ کے تھا اس لئے آپؑ کو کوئی اور نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس حالت میں بھی یاد الٰہی کا ہی عالم تھا ارشاد باری تعالیٰ ہے فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ اگر وہ تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک پڑے رہتے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا اور قید سے رہائی

اس بات کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام شکم ماہی میں کب تک قید رہے، مگر آپ اس بات کو سمجھ چکے تھے کہ ہم سے قصور ہوا ہے اور ہم عتاب الٰہی میں مبتلا ہیں اسلئے اسی قید تنہائی کے اندر ہی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور دعا فرمائی فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اسی تاریکی میں پکارا "تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بیشک میں ظلم کرنیوالوں میں سے ہوں" مطلب یہ تھا کہ اے خدا میں قصوروار ہوں میرا قصور معاف فرما!

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور مچھلی نے دریا کے کنارے پر اگل دیا۔ چونکہ جسم بالکل گل گیا تھا اور آپ بہت کمزور ہوگئے تھے اسلئے کدو کی بیل نے ان پر سایہ کیا تاکہ مکھیاں نہ ستائیں، جنگل سے آکر ہرن نے

دُودھ پلانا شروع کیا یہاں تک کہ آپ میں قوت آگئی اور پہلے جیسے چنگے ہوگئے۔

قومِ یونسؑ

اِدھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور اُدھر حضرت یونس علیہ السلام کی قوم عذاب الٰہی سے نجات پا کر آپ کو تلاش کر رہی تھی۔ واقعہ یہ ہوا کہ عذاب کے آثار نمودار ہوتے ہی قوم نے صدقِ دل سے توبہ کی بتوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالا لہو و لعب کے سامان کو دریا بُرد کر دیا۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر سب سے زیادہ مہربان ہے وہ خواہ مخواہ ہلاک کیوں کرنے لگا تھا پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے جیسا کہ ارشاد ہوا

قولہ تعالیٰ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا ہاں مگر یونس کی قوم جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور انکو ایک خاص وقت تک عیش دیا۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں عذاب دیکھکر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا مگر قوم یونسؑ کو۔ کیونکہ یہ عذاب اس لئے نازل ہو رہا تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اس کے طلب کرنے میں جلدی کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ رسالت میں ابھی اور صبر کرنا چاہیے تھا۔

حضرت یونس علیہ السلام کی خفگی کا باعث بظاہر دو سبب تھا ایک تو قوم کا ناشنوا ہونا دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا وعدہ ہونا اور پھر ٹل جانا۔ یہ تقاضائے بشریت تھا مگر اللہ تعالیٰ کو اتنی بات بھی پسند نہ تھی کہ بندہ خاص اس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی کرے۔

عبد کا دعوے کرنے والے اور حق کی تعلیم و تبلیغ کا دم بھرنے والوں کے لئے حضرت یونس علیہ السلام کے اس مختصر سے قصے میں بڑے بڑے فائدے کی باتیں ہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کو قصے کے رنگ میں نہ پڑھا جائے۔ بلکہ گفتہ آید در حدیث دیگراں کی مصداق سمجھا جائے۔